اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ — عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

294

الفضل

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

دارالامان قادیان

GUJRAT.

GUJRAT DELY 22 SEP 40

جلد ۲۸	۲۲ ماہ تبوک ۱۳۱۹ ہش	۱۸ شعبان ۱۳۵۹ ھ	۲۲ ستمبر ۱۹۴۰ء	نمبر ۲۱۶

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ — بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ — نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ — ھُوَ النَّاصِرُ

مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے قلم سے

اس سال تحریک جدید کے وعدوں اور پھر ایفاء میں کسی قدر سستی نظر آنے کی وجہ سے مَیں نے جماعت کو خاص طور پر اس کے ازالہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ مخلصین نے توجہ کی۔ معذور اور کمزور توجہ نہ کر سکے۔ نتیجہ یہ ہؤا ہے۔ کہ باوجود بعض مخلصوں کی قابلِ قدر قربانیوں کے اس سال کی وصولی گزشتہ سال سے بہت کم ہے۔ اور اس وقت تک کل ساٹھ فیصدی چندہ وصول ہؤا ہے۔

خصوصاً ستمبر کے شروع سے تو وصولی میں بہت ہی کمی آگئی ہے۔ شاید دوستوں نے سمجھ لیا کہ جو فہرست میرے سامنے پیش ہونی تھی۔ ہو چکی۔ اب ان کو جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً وہ بھول گئے۔ کہ ایک میرا بھی سردار ہے۔ اور اس کے سامنے ہر لحظہ مخلصین کی فہرست پیش ہوتی رہتی ہے۔ اگر وہ اس کی عظمت کو پوری طرح سمجھتے۔ تو اس طرح ہمت ہار کر نہ بیٹھ جاتے۔ دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ:

۱۔ جسے کسی سال میں اتفاقاً پہلا نمبر نہ ملے۔ اس کا دوسرے نمبر کے حصول کی کوشش نہ کرنا اپنے نفس سے دشمنی ہے۔ اگر کسی کو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری حاصل نہیں ہوتی۔ تو وہ تحصیلداری کی کوشش کرتا ہے۔ تمام دنیاوی کاموں میں یہ جدوجہد جاری ہے۔ پھر دین میں دوسرے درجہ کے حصول سے بے پروائی کہاں کی عقلمندی ہے۔

۲۔ اگر معذوری سے آپ پہلی فہرست میں شامل نہیں ہو سکے۔ تو اللہ تعالےٰ کی فہرست میں آپ پھر بھی پہلی فہرست میں آجائیں گے۔ بشرطیکہ اب سستی سے کام نہ کریں۔

۳۔ اگر آپ سستی سے وعدہ نہیں ادا کر سکے۔ تو اب اُسے پورا کر کے توبہ اور استغفار کے ذریعہ سے اپنی غلطی کا ازالہ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اب بھی سستی جاری رہی۔ تو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے۔

۴۔ آپ ایک برگزیدۂ الٰہی کی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

۵۔ اگر آپ وعدہ پورا کر چکے ہیں۔ تو خاص طور پر دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوسرے بھائیوں کو بھی وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۶۔ اگر آپ تحریک کے عہدہ دار ہیں۔ تو آج ہی سے دوسرے مخلصین کی امداد سے بقایوں کی وصولی پر لگ جائیں۔ تا اللہ تعالےٰ کی نصرت آپ کے اور آپ کے خاندان کے شاملِ حال ہو۔

۷۔ کوشش کریں کہ آپ کا اور آپ کے علاقہ کے سب لوگوں کا وعدہ اول تو ستمبر میں ورنہ اکتوبر میں پورا ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ اور آپ کو توفیق دے۔ کہ آپ سلسلۂ احمدیہ کے مخلص خادم ہوں۔ اور کمزور اور غافل نہ ہوں۔

خاکسار: مرزا محمود احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ تبوک ۱۳۱۹ ہش۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب شملہ سے ۱۸ ؍ ۱۹ تاریخ کے خطوط میں لکھتے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے۔ پہلے سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی علیل ہے۔ صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کو باری کا بخار ہو جاتا ہے۔ ۱۹ تاریخ کو چوتھی دفعہ بخار ہو گیا۔ احباب صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دُعا کی جائے۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ میں خیر و عافیت ہے الحمد للہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب بعارضہ نزلہ بیمار ہیں۔ دُعائے صحت کی جائے۔

آج خطبہ جمعہ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ اور جماعت کو ہر معاملہ میں دوسروں کے لئے قابلِ تقلید نمونہ بننے کی تلقین کی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۴۶۸	مبارک علی صاحب	گورداسپور			
۱۴۶۹	فضل دین صاحب	"	۱۴۸۴	شیخ غلام محمد صاحب	گورداسپور
۱۴۷۰	اسمٰعیل صاحب	"	۱۴۸۵	مولا بخش صاحب	"
۱۴۷۱	شریفہ بی بی صاحبہ	"	۱۴۸۶	دین محمد صاحب	"
۱۴۷۲	عالم بی بی صاحبہ	"	۱۴۸۷	میراں بخش صاحب	"
۱۴۷۳	فضل بی بی صاحبہ	"	۱۴۸۸	علم الدین صاحب	"
۱۴۷۴	بشیرہ بیگم صاحبہ	"	۱۴۸۹	جھنڈا صاحب	"
۱۴۷۵	رسول بی بی صاحبہ	"	۱۴۹۰	رحمت بی بی صاحبہ	"
۱۴۷۶	دولت بی بی صاحبہ	"	۱۴۹۱	اقبال بیگم صاحبہ	"
۱۴۷۷	مولوی ظفر احمد صاحب صدیقی	"	۱۴۹۲	وزیراں صاحبہ	"
۱۴۷۸	محمد شریف صاحب	"	۱۴۹۳	فضل احمد صاحب	"
۱۴۷۹	غلام حسین صاحب	"	۱۴۹۴	الٰہی بخش صاحب	"
۱۴۸۰	غلام رسول صاحب	"	۱۴۹۵	سردار صاحب	"
۱۴۸۱	ہاجرہ بی بی صاحبہ	"	۱۴۹۶	علی احمد صاحب	"
۱۴۸۲	غلام بی بی صاحبہ	"	۱۴۹۷	اقبال صاحب	"
۱۴۸۳	حکماں صاحبہ	"			

ولادت:- ۱۲ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش کو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نام امۃ الحکیم تجویز فرمایا۔ نومولود یحییٰ خان بہادر آصف زمان صاحب کلکٹر مرحوم کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ اور خادم دین ہو بنائے۔ خاکسار ملک عبدالرحمٰن خادم پلیڈر گجرات (۲) خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے محمد افضال نام تجویز فرمایا۔ احباب مولود کے خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد رمضان از تلونڈی جھنگلاں

ذکرِ حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۵۹۔ تسبیح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تسبیح نہ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا۔ کہ حضور تسبیح کا رکھنا اور اس پر خدا کا نام یا کوئی دعا پڑھتے رہنا کیسا ہے۔ فرمایا پہلے ہم بھی تسبیح رکھتے تھے۔ اور اس پر پڑھتے تھے۔ مگر ایک دن یہ خیال آیا کہ اللہ کا نام گن کر کیا لینا۔ اس دن ہم نے تسبیح کا استعمال چھوڑ دیا۔ اور پھر کبھی نہیں کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے والے اصحاب جانتے ہیں۔ کہ حضور ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں ہی رہتے تھے۔ نماز کے علاوہ آپ کی باتیں بھی ذکر الٰہی کے ماتحت ہوتی تھیں۔ اور جب گفتگو نہ کر رہے ہوتے تب آپ کے مونہہ سے لفظ سبحان اللہ سبحان اللہ نکلتا ہوا زیادہ سنا جاتا تھا یہ نہایت ہی اعلیٰ اور پاک خیال ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نام گن کر کیا لینا۔ مگر ایسا قول انہیں کے واسطے زیبا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر ان گنت طور پر لیتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ انسان خدا کا نام نہ گن کرے۔ اور نہ بغیر گننے کے لے۔

تسبیح کا رکھنا ویسے بھی ایک بدعت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تسبیح نہ رکھتے تھے۔ اور نہ صحابہ کرام میں اس کا رواج تھا۔ البتہ صوفیائے کرام نے غالباً توجہ کے پکانے کے واسطے بطور ریاضت کے بعض کلمات یا دعاؤں کو ایک صد بار یا ایک ہزار بار کہنا۔ اور اس کے معانی پر توجہ کرتے رہنا قرار دیا۔ اور نیک نیتی سے اس تعداد کو کم از کم پورا کرنے کے واسطے تسبیح کا استعمال کیا۔ صفائی قلب کی کوششوں میں یہ ان کا حیلہ تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مخلصین کو زیادہ تر نماز کے اندر دعا کرنے اور دعائیہ کلمات کو بار بار پڑھنے اور اپنی زبان میں دعا کرنے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ اور اصحاب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سلوک کی منازل اسی طریق سے طے ہوتی تھیں۔ نیز عملی خدمت اسلام میں۔ چنانچہ جب حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ مجھے کوئی وظیفہ بتلایا جائے۔ تو حضور نے فرمایا کہ عیسائیوں کے رد میں کتاب لکھو۔ اور پھر دوبارہ ایک دفعہ فرمایا آریوں کے رد میں ایک کتاب لکھو۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی دو کتابیں فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب اور تصدیق براہین احمدیہ حضور کے ان ارشادات کے ماتحت ہی لکھی گئی تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کی شناخت کے واسطے نہ ماننے والوں کو ایک یہ طریق بھی بتلایا ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں استخارہ کریں۔ اور اس دعا میں حضرت رسول پاک محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین سو بار درود شریف پڑھیں۔ اگر اس عمل کو پورا کرنے کے واسطے ایک حق کو تلاش کرنے والا ایسی گنتی کو پورا کرنے کے لئے تسبیح یا کسی ایسی چیز کا عارضی طور پر استعمال کرے۔ تو میرے خیال میں اس کے واسطے اس میں کچھ عیب نہ ہوگا۔ لیکن یاد رہے کہ اول تو یہ طریق غیروں کو بتلایا گیا ہے۔ نہ کہ اپنے مریدوں کو اور غیروں میں تسبیح کا رواج ان کی قدیمی روایات کے مطابق موجود ہے۔ دوم اس میں حضرت صاحب نے تسبیح کا لفظ نہیں لکھا۔ اور گنتی کے اور ذرائع بھی ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ انگلیوں پر یا کاغذ پر نوٹ کرتے رہنا۔ مفتی محمد صادق قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۴۰ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

295

"پیغام صلح" مزعومہ "آزادئ رائے" اور "آزادئ ضمیر" کا کوئی ثبوت پیش کرے

"پیغام صلح" نے اسلام میں "آزادی رائے" اور "آزادی ضمیر" کا بالکل غلط مفہوم پیش کر کے جو اسلامی تاریخ اور اسلامی روایات کے سراسر خلاف تھا۔ ادعا کیا تھا۔ کہ "خلفائے راشدین پر بھی ہر ایک مسلمان کو اعتراض کرنے کا حق حاصل تھا" اور ثبوت یہ دیا تھا۔ کہ:۔

"لوگوں نے مجمع عام میں حضرت عمرؓ پر اعتراضات کئے۔ اور انہوں نے نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا"

اس کے متعلق یہ ثابت کر دینے اور "پیغام صلح" کے تسلیم کر لینے کے بعد کہ "حضرت عمرؓ کے کرتے پر مجمع عام میں ایک بدوی نے اعتراض کیا تھا" نہ کہ کسی بلند پایہ صحابی نے۔ ہم نے پوچھا تھا کہ اگر "پیغام صلح" کے نزدیک اسلام میں آزادی رائے۔ اور آزادی ضمیر کا یہی مفہوم ہے۔ جو ایک بدوی نے سمجھا۔ اور جس پر سوائے اس کے کسی اور نے عمل نہ کیا۔ تو اس آزادی رائے کا کوئی شائبہ غیر مبایعین میں بھی پایا جاتا ہے۔ یا نہیں۔ یعنی کیا اپنے "حضرت امیر" پر ہر ایک غیر مبایع کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو خلفائے راشدین پر یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ پر بھی کوئی اعتراض کرنے میں حق بجانب نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہر غیر مبایع کو یہ حق حاصل ہے۔ تو براہ مہربانی اتنا اور بتا دیا جائے۔ کہ اس وقت تک کس قدر غیر مبایعین نے اس حق کو استعمال کیا ہے۔ اور کیا کیا اعتراضات کئے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا جائے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب نے ان اعتراضات کے بخندہ پیشانی کیا جواب دیئے۔

"پیغام صلح" نے ہماری اس سیدھی سادی گزارش پر بڑے پیچ و تاب کھائے اور آخر ہمارے اس مطالبہ کے متعلق لکھ دیا:۔

"اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ پہلے ہمارا معاصر اصولی طور پر اس بحث کو ختم کر لے۔ جب اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا۔ کہ خلیفہ پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اور اگر ہو سکتے ہیں۔ تو کونسے لوگ اعتراضات کر سکتے ہیں۔ خلیفہ کن حالات میں۔ اور کس حد تک ان کا جواب دینے کا پابند ہے۔ اگر پابند نہیں۔ تو کیوں . . . . جب یہ تمام باتیں طے ہو جائیں گی۔ تو ہم بڑے شوق۔ اور بڑی خوشی سے "الفضل" کے اس مطالبہ کا جواب دیں گے"

اس پر ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ "جب وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو خلیفہ ہی نہیں مانتا۔ تو اسے اس بحث سے تعلق ہی کیا ہے۔ کہ خلیفہ پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اس بارے میں اس کے لئے جماعت احمدیہ کی طرف سے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو واجب الاطاعت خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ صرف یہ کہدینا کافی ہے۔ کہ ہمارے نزدیک خلیفہ پر اعتراض کرنے کا کسی ایسے شخص کو حق نہیں جو آپ کو خلیفہ مانتا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم غیر مبایعین کا اپنے "حضرت امیر" کے متعلق صرف یہ کہدینا کافی سمجھ لیں گے کہ ان کے نزدیک اس امیر پر اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو خلیفہ پر بدرجہ اولےٰ نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ہو سکتے ہیں۔ تو کونسے لوگ اعتراض کر سکتے ہیں۔ اور "حضرت امیر" کن حالات میں۔ اور کس حد تک ان کا جواب دینے کے پابند ہیں"

صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ نہایت سیدھا اور سادہ سوال محض اس لئے کیا گیا۔ تا "پیغام صلح" پر واضح کیا جائے۔ کہ جس چیز کو وہ "آزادی رائے" اور "آزادی ضمیر" قرار دیتا ہے۔ اس سے وہ اور اس کے تمام ہم خیال اپنی انجمن کے پریزیڈنٹ کے مقابلہ میں بھی جس کا دوسرا نام انہوں نے "حضرت امیر" رکھا ہوا ہے۔ کلیتہً محروم ہیں۔ اور ان حالات میں جماعت احمدیہ پر "پیغام صلح" کے اس قسم کے طعن انتہا درجہ کی لغویت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ کہ:۔

"اس خلافت کا اپنے حلقہ بگوشوں پر سب سے بڑا ظلم یہی ہے۔ کہ اس کے حلقہ اقتدار کے اندر کوئی شخص خلیفہ کے متعلق کلمۂ حق زبان پر نہیں لا سکتا"

(۲) "انہوں نے اپنے مریدوں سے آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا حق چھین رکھا ہے" (پیغام ۲۶۔ جولائی)

پھر اسے "حقائق کی ضرب محمودی خلافت" پر قرار دے کر بہت خوشی منا چکا ہے۔ اب جبکہ اس نے ہمارے مطالبہ کے مقابلہ میں کامل سکوت اختیار کر لیا ہے۔ اور اپنے "حضرت امیر" کے متعلق کوئی اور واقعہ بھی پیش نہیں کر سکا۔ جس سے اس کی مزعومہ "آزادی ضمیر" اور "آزادی رائے" کے استعمال کا ثبوت ملتا ہو۔ اور جبکہ مولوی محمد علی صاحب نے کوئی اعتراض سنکر بخندہ پیشانی اس کا جواب دیا ہو۔ تو کیوں وہ اپنے مذکورہ بالا الفاظ کو یوں شائع نہیں کر دیتا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی امارت کا اپنے حلقہ بگوشوں پر سب سے بڑا ظلم یہی ہے۔ کہ اس کے حلقہ اقتدار کے اندر کوئی شخص امیر کے متعلق کلمۂ حق زبان پر نہیں لا سکتا" "انہوں نے اپنے حلقہ بگوشوں سے آزادی رائے اور آزادی ضمیر کا حق چھین رکھا ہے"

"پیغام صلح" نے خلیفہ پر اعتراض کرنے کی سب سے بڑی ضرورت یہ بیان کی تھی۔ کہ:۔

"کسی کو خلیفہ کے طریق کار۔ طرز عمل امانت و دیانت اور چال چلن کے متعلق اعتراض ہو۔ تو وہ کیا کرے۔ ایک شخص کہتا ہے۔ کہ میرے پاس اس امر کے شواہد ثبوت موجود ہیں۔ کہ خلیفہ خائن۔ یا غلط کار۔ یا بدچلن ہے۔ یا اس کا فلاں فعل اور فلاں حکم نامناسب اور خلاف شریعت ہے۔ تو وہ کیا کرے۔ اور کہاں جائے"

ہمارے نزدیک تو ایسے شخص کو سب سے پہلے دماغی ہسپتال میں چلے جانا چاہیئے۔ اور وہاں اپنے دماغ کا علاج کرانا چاہیئے۔ کیونکہ ایک طرف تو وہ ایک انسان کی اس لئے بیعت کرتا ہے۔ کہ وہ تقوےٰ وطہارت میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے اسے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی راہ نمائی۔ اور پاسبانی کے لئے منتخب کیا ہے۔ اور دوسری طرف اس کے متعلق اسے ایسے اعتراض سوجھتے ہیں۔ جو ایک عام مومن کی شان کے بھی خلاف ہیں۔ پھر بھی اگر اس کی دماغی حالت درست نہ ہو۔ تو اسے کس چیز نے مجبور کر رکھا ہے۔ کہ خلافت سے اپنے آپ کو وابستہ رکھے۔ اسے جلد سے جلد خس کم جہاں پاک کا مصداق بن جانا چاہئے لیکن "پیغام" نے اس کے لئے یہ صورت تجویز کی ہے۔ "ہم کہتے ہیں۔ کہ اس حالت میں ہر شخص کو مناسب و مقررہ طریق پر اپنا اعتراض و ثبوت پیش کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ اور خلیفہ جواب دہی کا پابند"

اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر کسی کو "امیر قوم" کے طریق کار، طرز عمل۔ امانت و دیانت۔ اور چال چلن کے متعلق اعتراض ہو تو وہ کیا کرے۔ اور کہاں جائے۔ کیا اسے بھی "پیغام" وہی راہ بتانے کے لئے تیار ہے۔ جو اس نے خلیفہ پر اعتراض کرنے والے کو بتانے کی تکلیف کی۔ اور کیا اس نے اپنے امیر کو جواب دہی کا پابند قرار دے دیا ہے اگر دے دیا ہے۔ تو مہربانی کر کے اعلان کر دیا جائے۔ اور اگر نہیں۔ تو کیوں؟

یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی باتوں کا فیصلہ "پیغام صلح" کے صرف ہاں یا نہ کہنے سے ہو سکتا ہے۔ اتنے طمطراق سے آزادی ضمیر اور آزادی رائے کا سوال اٹھانے والے پیغام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کا اثر مسلمانوں پر

(۱)

زمانہ نبوت سے بُعد اور مرور ایام کے نتیجہ میں مسلمانوں پر جہالت کی ایسی عالمگیر تاریکی چھاگئی کہ ان کے تمام زریں اصول عقائدِ حقہ اور مسلمات صادقہ ظلمت کے تہ بہ تہ پردوں میں پنہاں ہوگئے۔ اور انکی جگہ مضحکہ خیز قصے نفرت انگیز افسانے اور ژولیدہ روایات مسلمانوں کا سرمایۂ حیات قرار پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مسلمانوں کی عالی حوصلگی معقول پسندی مذہبی رواداری۔ حریت ضمیر کے لئے ان کی قربانیاں غرض جملہ صفات حسنہ خواب بن کر رہ گئیں ؎

(۲)

جب پانی سر سے گزر گیا تو اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی کیونکہ

شدت گرما کا ہے محتاج باران بہار

اور آسمان پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ کہ از سر نو عمارت اسلام اس کی اصلی بنیادوں پر قائم کی جائے تاکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی تعلیم عالم آرا ہو۔ اس مقصد عظیم کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق اور آپ کے غلام احمد قادیانی کو برپا کیا۔ ملائکہ نعرہ زن ہوئے کہ

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(۳)

آپ نے دیکھا کہ تمام کلمہ گو اور مسلمان کہلانے والے خونی مہدی کے منتظر ہیں گو خال خال ایسے بھی ہیں جو ان عقائد سے بیزار اور ایسے خیالات سے یکسر متنفر ہیں۔ ان حالات میں آپ نے صلح و آشتی امن و سلامتی اور مذہبی رواداری کی تبلیغ شروع کی۔ مسلمانوں کے اوہام و اباطیل کی تغلیط فرمائی۔ اور واضح کیا۔ کہ کوئی خونی مہدی نہیں آئیگا۔ جو غیر مسلموں کو اسلام اور موت میں اختیار دے اور جو اسلام قبول نہ کرے۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دے۔ ایسا عقیدہ قرآن کریم۔ احادیث نبوی۔ عقل و نقل۔ اخلاق فاضلہ اور انسانیت سے بعید ہے۔ روز ازل سے آج تک خدا کے کسی فرستادہ نے جبراً و قہراً کسی کو اپنے مذہب میں داخل نہیں کیا۔ کیونکہ مذہب کا تعلق دل سے ہے نہ جسم سے اور مذہبی پیشواؤں کی حکومت قلوب پر ہوتی ہے نہ اجسام پر۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ چیز ظلم و استبداد سے حاصل نہیں ہوسکتی۔ بلکہ سچی ہمدردی اور بنی نوع کی حد درجہ خیر خواہی سے ہی اقوام عالم کے قلوب کو مسخر کیا جاسکتا ہے۔

(۴)

مسلمانوں کے عوام و خواص نے احمد قادیانی کا یہ باطل شکن اعلان سنا تو سخت ناراض ہوگئے اور لگے آپ کے خلاف زبانِ طعن دراز کرنے۔ کسی نے کہا حکومت کا خوشامدی ہے اور ہماری غلامی کی زنجیروں کو مضبوط کرنا چاہتا ہے۔ بعض نے آپ کو جہاد کا منکر قرار دیا۔ بعض نے کہا گورنمنٹ کا جاسوس ہے۔ اور ان بے بنیاد اور بے اصل الزامات کی آڑ میں قومی لیڈری کے اجارہ داروں اور ان کے پیرؤوں نے احمد قادیانی اور آپ کے غلاموں پر وُہ وُہ مظالم ڈھائے۔ اور وُہ وہ ستم روا رکھے۔ کہ الامان والحفیظ۔ ہنگامہ آرائی۔ انسانی خون کی ارزانی اور بد اخلاقی کی فراوانی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ادھر موجودہ حکومت کے خلاف بغاوت پھیلانا اپنا مذہبی فرض قرار دے لیا۔

(۵)

سچ ہے ؎

گر نبودے در مقابل روئے مکروہ و سیاہ
کس چہ دانستے جمال شاہد گلفام را

جب ایسے لوگوں نے اودھم مچایا تو گورنمنٹ کو بھی قدر عافیت معلوم ہوئی۔ اور اس نے قانون کو حرکت دی۔ جس سے انکا آن کی آن میں خمار اتر گیا۔ جس حکومت کو پانی پی پی کر کوستے رہتے تھے۔ اسے "مائی باپ" کہکر یہ اظہار دیدیا کہ "میں بیس برس سے عدم تشدد کا پرچار کر رہا ہوں۔ ہنگو سے ڈھاکہ تک اور شملہ سے بمبئی تک کروڑوں آدمیوں میں میں نے عدم تشدد کا پرچار کیا۔ لاکھوں کو اپنا ساتھی بنایا۔ اور عدم تشدد کو میں مذہبی طور پر اپنا فریضہ سمجھتا ہوں۔"

(پرتاپ لاہور ۷ اپریل ۱۹۳۹ء)

جو لوگ حقیقت حال سے واقف تھے امیر شریعت احرار مولوی عطاء اللہ صاحب کا مونہہ تکنے لگے اور حیرت زدہ نگاہوں سے بزبانِ حال پوچھنے لگے۔ یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی۔ مجلس احرار تو کہا کرتی تھی۔ "ہم چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ نظام حکومت کو اپنے ہاتھوں سے دفن کردیں۔" نیز اعلان کیا گیا تھا کہ "جب تک مجلس احرار زندہ ہے۔ ساحل ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جانے دیا جائیگا"۔ (زمزم لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء) کسی نے کہا جیل کی ہوا کا اثر ہے۔ مولوی عطاء اللہ صاحب نے چیں بجبیں ہو کر فرمایا بالکل جھوٹ یہ میرا مذہبی فریضہ ہے۔ اور اسلامی عقیدہ۔ ہاتف نے کہا یہ احمد قادیانی کی تعلیم کا اثر ہے۔

(۶)

جری اللہ کی آواز کو دبانے کے لئے خونی مہدی کے منتظروں اور گنج قارون کے امیدواروں نے کوئی کوشش اٹھا نہ رکھی۔ احمد قادیانی کے مقابلہ میں ہر حیلے بروئے کار لائے۔ مگر والئے ناکامی و نامرادی کوئی پیش نہ جاسکی۔ وہ عظیم الشان انسان جس کی مٹھیاں بجلی کی دو بیڑیاں تھیں جس کی نظر "فتنہ" اور آواز "حشر" تھی۔ جس کی انگلیوں کے ساتھ "انقلاب کے تار" الجھے ہوئے تھے۔ وہ قیامت بنکر خفتگان ہستی کو بیدار کرتا رہا۔ آخر اسکی مساعی بار آور ہوئیں۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مادر وطن کے تمام مسلمان بلکہ بیرون ہند کے تمام مسلمان بھی حتیٰ کہ اسلامی حکومتیں بھی برطانیہ کے پہلو بہ پہلو دشمن کے بالمقابل صف آرا ہیں۔ کیونکہ آخر مسیح غالب آیا۔ ولقد صدق اللہ عندما قال والعاقبۃ للمتقین۔

(۷)

شائد کوئی کہدے کہ مجلس احرار کی قلابازی اور مسلمانانِ ہندوستان کی برطانیہ سے وفاشعاری سیاسی مصالح پر مبنی ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اگر یہی حقیقت ہے تو اسے اپنا مذہبی فریضہ کیوں قرار دے لیا گیا۔ مزید براں یہ بھی یاد رہے۔ کہ وہ مسلمان جو کل تک گورنمنٹ برطانیہ کی بغاوت پر ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ آج ان لوگوں کے قول و فعل کو سراہتے نہیں تھکتے۔ جن کے خیال میں ایک مسلمان کے دعوئے اسلام کو پرکھنے اور اس کے اعلیٰ وادنےٰ ہونیکا معیار ہی یہ تھا۔ کہ وُہ کہاں تک انگریزوں کا فرمانبردار وفاشعار اور انکے لئے اپنا جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس بارہ میں ذیل کا حوالہ جو ہفتہ وار اخبار منادی دہلی مجریہ ۱۶ جولائی ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۱۰-۱۱ سے نقل کیا جاتا ہے۔ دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ "منادی" میں وائسرائے اور ایک جہادی مولوی کی گفتگو کے رنگ میں لکھا گیا ہے جسکا ضروری حصہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

وائسرائے۔ آپ کسی سے نہیں ڈرتے۔

جہادی۔ میں خدا کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ..... جو اللہ سے ڈرے گا۔ وہ مخلوق سے نہیں ڈریگا۔

وائسرائے۔ کیا آپ ہم پر تلوار اٹھائیں گے؟

جہادی۔ خوب اللہ تبارک و تعالیٰ تو اپنی نعمتوں کا دسترخوان مسلمانوں کے آگے سے اٹھا کر آپ کے آگے بچھائے۔ اور بتائے کہ محمدی بادشاہت کریں گے یا مسیحی جس میں اہلیت ہوگی۔ مرضی الٰہی تو یہ ہو اور ہم آپ پر تلوار اٹھائیں۔ کیوں؟

وائسرائے۔ آپ جہادی ہیں۔

جہادی۔ میں جہادی اپنی قوم اور ملک کے لئے ہوں۔ اس کی دردناک اور نازک حالت دیکھ کر میری دینی غیرت اور اسلامی حمیت نے مجھے ایسا مجبور کیا ہے۔ کہ میں امام الانبیاء رسول خدا کے دین کی خاطر بڑا بے چین رہتا ہوں۔

آپ تو ہمارے مہمان اور فرمانبردار ہم آپ کے پرانے محسن اور مہربان حاکم حقیقی اور اس کے محترم خاص ایلچی کی فرمانبرداری کے بعد ان کے حکم کے مطابق آپکی رعایا آپ اور ہم عیسیٰ علیہ السلام تک بالکل قریب آگے چلکر فرق پڑتا ہے۔ جو خدا واحد کو نکال دینا آسان ہے۔ اگر آپ خدا کی اس نعمت اور عنائت کی قدر کرینگے۔ نیک نیتی رکھینگے رعایا کے ساتھ انصاف اور مراحم خسروانہ کا برتاؤ کرینگے تو یقین کیجئے آپ پر کوئی تلوار نہیں اٹھا سکتا آپ خوب آرام کیجئے اور جہاد کے ہوّے کا خوف دل سے نکال کر پھینک دیجئے۔ بیچارے مسلمان تو خدا کے مارے بھوکے شیر ہیں۔ مگر غیرت دار وفادار اور مذہبی لیکن ان میں جاہل اکثر زیادہ ہیں۔ وُہ بھی ہندوؤں کی صحبت میں بگڑے ہوئے۔ انکو منادی اور محمدی دستور العمل کی جس میں دین دنیا بُرار وشن اور مضبوط انتظام ہے تعلیم کی بڑی ضرورت ہے۔ تاکہ انکی عقل کی آنکھیں کھلیں۔ اور جہالت کے پردے اٹھیں۔ اللہ کے بندے بنکر دنیا میں رہیں۔ خدا کی مخلوق کی بادشاہ کی قدر کریں۔ یاد رکھیئے جو مسلمان جتنا اپنے مذہب سے واقف اور آگاہ ہے وہ اتنا ہی [illegible] وفادار ہوگا۔ حتی کہ جان و مال تک قربان کرنے کو تیار ہو [illegible] حکومت کے [illegible] ترقی کی دعائیں کرتے رہیں گے [illegible] "سالم"

[illegible] مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب [illegible] کے اعمال و اقوال [illegible] قرار دیا ہے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ رپورٹ دارالتبلیغ سرالیون

کئی مقامات پر نئی مخلص جماعتیں قائم ہوئیں

ایک والئے ریاست نے حضرت امیر المومنین کی معجزانہ دعا سے شفاء پاکر احمدیت قبول کی

پہلے دو سال

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گذشتہ سال سرالیون میں احمدیت کی اشاعت کیلئے نہایت مبارک ثابت ہوا۔ خاکسار اخاء ۱۳۱۶ھش سے اس ملک میں کام کر رہا ہے۔ پہلا سال سرالیون کے دارالسلطنت فری ٹاؤن میں غیر مبایعین کے بڑھتے ہوئے پراپیگنڈا کو زائل کرنے۔ اور ان کے عقائد باطلہ کی تردید میں گزرا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس میں اسقدر کامیابی عطا فرمائی کہ وہ مغربی افریقہ میں اپنے قدم نہ جما سکے۔ اور جو مبلغ لاہور سے یہاں آیا اسے ایک مہینہ کے اندر اندر ناکام واپس جانا پڑا۔ اور ہماری ایک چھوٹی سی لیکن نہایت مخلص جماعت فری ٹاؤن میں پیدا ہو گئی۔ دوسرے سال ملک کے اندرونی حصہ یعنی Protectorate میں کام شروع کیا۔ اور شمالی صوبہ کے ضلع کے پورٹ لوکو کا دورہ کر کے روکوپر مقام پر ایک مرکز قائم کیا۔ دوسرا سال روکوپر اور اس کے گردو نواح کے علاقہ میں احمدیت کو مضبوط کرنے میں گزرا۔ چنانچہ روکوپر کی جماعت بفضلہ تعالیٰ تعداد اور اخلاص کے لحاظ سے فری ٹاؤن کی جماعت سے بڑھکر ہے۔ اور روکوپر میں سرالیون کا سب سے پہلا احمدیہ سکول کھولا گیا۔ اب تیسرے سال کا کام مختصر الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

احمدیہ سکول روکوپر

سال زیر رپورٹ میں احمدیہ سکول روکوپر کے لئے گورنمنٹ گرانٹ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ چنانچہ احسان ۱۳۱۸ھش Senior Education Officer صاحب بہادر سکول کا معائنہ کرنے کے لئے تشریف لائے۔ عیسائی مشنری صاحبان اور غیر احمدیوں کی مخالفت کی وجہ سے پہلے پہلے صاحب موصوف کا رویہ مخالفانہ اور ہتک آمیز تھا۔ لیکن بعد میں خاکسار سے لمبی گفتگو کے نتیجہ میں اور میرا تحریری بیان اور کتاب تحفہ شہزادہ ویلز پڑھ کر ان کا رویہ یکدم تبدیل ہو گیا۔ اور نہایت ہمدردی اور توجہ سے سکول کا معائنہ فرمایا۔ اور ان کی رپورٹ کے نتیجہ میں آنریبل ڈائرکٹر آف ایجوکیشن نے وعدہ فرمایا۔ کہ آئندہ سال گرانٹ کے سوال پر غور کیا جائیگا۔ خدا کرے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے ہمارے سکول کی گرانٹ کا معاملہ ملتوی نہ ہو جائے۔ سال زیر رپورٹ میں ہر رنگ میں سکول کے معیار تعلیم و تربیت کو بلند کرنے کی کوشش کی گئی۔ مسٹر علی منسری احمدی سکول ماسٹر چار طلباء کے ہمراہ ایک ہفتہ تک فری ٹاؤن کے بہترین سکولوں میں جاتے رہے۔ تا کہ احمدیہ سکول روکوپر کو انہی اصول پر چلایا جائے۔ جن پر گورنمنٹ چاہتی ہے۔ دنیوی تعلیم کے علاوہ مذہبی تعلیم اور قرآن مجید پڑھنے اور نماز کا ترجمہ سکھلانے پر بہت زور دیا جاتا ہے اسوقت طلباء کی تعداد پچاس ہے۔ اور ٹیچر صرف ایک ہے۔ گرانٹ ملنے پر ایک اور استاد ملازم رکھا جائے گا۔

نئی جماعتیں

سال زیر رپورٹ میں نہایت کثرت سے تبلیغی دورے کئے گئے۔ ملک کے اندرونی حصہ یعنی Protectorate کے دو صوبے ہیں۔ سال زیر رپورٹ میں جنوبی صوبہ کی طرف خصوصیت سے توجہ کی گئی۔ یہ نسبت شمالی صوبہ کے جنوبی صوبہ آبادی۔ اقتصادی حالت۔ تعلیم اور ریلوے لائنوں اور سڑکوں کے لحاظ سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور عیسائی مبلغین بھی زیادہ مضبوطی سے اس علاقہ میں قدم جمائے ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے روکوپر سے فری ٹاؤن تک اسی میل کا سمندری سفر بذریعہ موٹر لانچ اور فری ٹاؤن سے ۱۳۶ میل کا سفر بذریعہ ریل طے کر کے خاکسار اس ملک کے فری ٹاؤن کے بعد اہم ترین شہر (Bo) بو میں پہنچا۔ اور ایک ہفتہ وہاں ٹھہر کر پبلک لیکچروں اور غیر احمدیوں کی مسجدوں میں وعظوں اور شہر کے مسلم و غیر مسلم معززین سے ملاقاتوں کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی صحیح تعلیم اور حقانیت اور دوسرے مذاہب پر فضیلت سب لوگوں پر واضح کی۔ عیسائیوں۔ غیر احمدیوں اور مشرکین نے سوالات کے ذریعہ اپنے شوق کا اظہار کیا۔ اور ہمارے لئے احمدیت کی صداقت کے اظہار کے زیادہ سے زیادہ مواقع بہم پہنچائے۔ اگرچہ اس وقت تک بو میں کوئی جماعت پیدا نہیں ہو سکی۔ لیکن وہاں کام کرنے کی وجہ سے Protectorate کے سارے علاقہ کے غیر احمدیوں اور غیر مسلموں میں احمدیت کی بہت شہرت ہو گئی ہے۔ اور اس وجہ سے مختلف غیر احمدی جماعتیں اور غیر مسلم چیف صاحبان وقتاً فوقتاً مجھے اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتے رہتے ہیں۔

جماعت باؤماہوں

شہر بو سے ۵۴ میل کا سفر لاری کے ذریعہ طے کر کے خاکسار باؤماہوں کے قصبہ میں پہنچا۔ در اصل اس جگہ سے ایک شامی السید حسن محمد ابراہیم الحسینی نے مجھے روکوپر خط لکھا تھا۔ اور باؤماہوں آنے کی دعوت دی تھی۔ سال زیر رپورٹ میں مجھے کئی دفعہ یہاں آنے کا موقعہ مل چکا ہے۔ اور اس وقت یہاں ایک نہایت مضبوط جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ جو تعداد اور اخلاص اور عملی اصلاح اور مالی قربانی کے لحاظ سے فری ٹاؤن اور روکوپر کی جماعتوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ اور کہا جا سکتا ہے کہ سارے سرالیون میں باؤماہوں کی جماعت ہر رنگ میں اول نمبر ہے۔ اور عملی اصلاح میں امتیاز کی وجہ سے ملک کے دور دور کے حصوں میں اس جماعت کی اور احمدیت کی شہرت ہو گئی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ چنانچہ جب کبھی احمدیت کسی نئے علاقہ میں پہنچتی ہے۔ یا لوگ احمدیت کا ذکر سنتے ہیں۔ تو پورے طور پر ہماری بات نہیں سمجھ سکتے۔ جب تک کہ انہیں یہ نہ بتلایا جائے۔ کہ احمدیت اس چیز کا نام ہے جس پر باؤماہوں کے لوگ عمل کر رہے ہیں۔ جماعت باؤماہوں کی اس غیر معمولی ترقی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عرصہ چھ ماہ سے ہمارے سب سے پہلے افریقن مبلغ اور نہایت مخلص اور ذہین نوجوان مسٹر عمر جاہ یہاں متعین ہیں۔ اور درس القرآن اور لیکچروں اور وعظوں کے ذریعہ باؤماہوں اور ارد گرد کے دیہات میں لوگوں کو ہشیار کرتے رہتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ عیسائی مبلغین یہاں پندرہ سال سے کام کر رہے تھے۔ لیکن اب بفضلہ تعالیٰ ان کی تعداد بہت کم ہو گئی ہے۔

ٹونگے ریاست گورااما

باؤماہوں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر پہاڑی علاقہ میں ایک ریاست واقع ہے جسے گورااما کہتے ہیں۔ ریاست کے رئیس اعلیٰ یعنی Paramount Chief ٹونگے نامی گاؤں میں رہتے ہیں۔ اور اسی لحاظ سے ٹونگے کو ریاست کا صدر مقام کہا جاتا ہے۔ ستمبر کے مہینہ میں خاکسار باؤماہوں سے چار مزدوروں کے ہمراہ جنہوں نے میرا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ پیدل ٹونگے پہنچا۔ باؤماہوں کے چند مخلصین بھی میرے ہمراہ تھے۔ چیف کا نام بائیو ہے جو پہلے مشرک اور نیم عیسائی تھا۔ اور دس سال کے عرصہ سے عیسائی مبلغین اس کے ہاں کام کر رہے تھے۔ یہ چیف ایک نہایت پرانی اور خطرناک بیماری میں مبتلا تھا۔ جس کے علاج پر ہزاروں روپیہ برباد کر چکا تھا۔ میں نے یہاں آکر بہت سے لیکچر دیئے۔ لیکن چیف ہمیشہ اپنی بیماری کا قصہ چھیڑ دیتا اور اس ملک کے علماء کے طریق کے مطابق مجھ سے کسی موثر تعویذ کا مطالبہ کرتا۔ اور کہتا۔ کہ جس قدر بھی خرچ ہو وہ ادا کرنے کے لئے تیار ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں نے اسے احمدیت کی دعوت دی۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو دعا کے لئے لکھنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ اس نے نہایت اخلاص سے احمدیت قبول کی اور ابھی ہمارا خط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پہنچا بھی نہیں تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے غیر معمولی فضل سے نہایت معمولی سی دوا کے ذریعہ جو میرے پاس موجود تھی۔ اسے شفا عطا کر دی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک چیف نے اپنے اخلاص میں غیر معمولی ترقی کی اور ٹونگے میں نہایت اچھی مسجد تیار کرا دی اور روز بروز احمدیت کی ترقی ہونے لگی۔ مجھے یہاں چار پانچ بار آنے کا موقعہ ملا ہے۔ یہ جماعت اخلاص اور تعداد میں بہت ترقی کر رہی ہے۔ اور انشاء اللہ العزیز جیسا کہ چیف کی خواہش ہے۔ آہستہ آہستہ ساری ریاست کو جس کی آبادی پندرہ ہزار کے قریب ہے۔ احمدیت میں داخل کیا جائے گا۔ لیکن میں اکیلا اس کام کو سنبھال نہیں سکتا اور افریقن مبلغین کی میرے پاس سخت کمی ہے۔ عیسائیت کو یہاں کافی زک اٹھانی پڑی ہے۔ رومن کیتھولک اور امریکن مشنری کئی بار یہاں اس غرض سے آئے ہیں۔ کہ چیف اور دوسرے لوگوں کو احمدیت سے مرتد کریں لیکن بفضلہ تعالےٰ انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ ایک امریکن مشنری Rev. Leader سے پبلک میں میرے سوال و جواب بھی ہوئے ہیں۔ جس کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ عیسائیوں نے ڈسٹرکٹ کمشنر کے ذریعہ چیف اور نومسلمین کو مرعوب کرنے کی کوشش کی۔ اور خفیہ ریشہ دوانیوں سے بھی کام لیا لیکن اللہ تعالےٰ نے انہیں ناکام رکھا۔ ریاست گوراما جس ڈسٹرکٹ کمشنر کے ماتحت ہے۔ وہ ٹونگے سے ۹۰ میل کے فاصلہ پر ہے۔ جس میں سے ۲۵ میل پیدل اور ۲۰ میل لاری پر اور بقیہ ریلوے کے ذریعے طے کرنا ہوتا ہے۔ بہر حال میں نے ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بہادر کو تحریری طور پر جملہ حالات سے اور احمدیت کے مقاصد سے آگاہ کر دیا۔ اور خود شہر کینیما Kenema میں جو ان کا صدر مقام ہے جاکر ان سے ملاقات بھی کی اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے دشمنوں اور حاسدوں کے شر کو دور کرنے کی صورت پیدا فرما دی۔ ایک حاجی نے بھی میری حاضری میں جماعت ٹونگے کو مرتد کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ (باقی) خاکسار نذیر احمد علی عنہ مبلغ انچارج سیرالیون

تعلیم و تربیت

ہر مومن کو اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہئے

قرآن کریم کی تعلیم ہے۔ کہ مومن کے کام اللہ اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق ہونے چاہئیں۔ اور اس طریق سے نہیں بجالانے چاہئیں کہ وہ باطل اور بے نتیجہ ٹھہریں۔ چنانچہ یاایہاالذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول ولاتبطلوا اعمالکم کا یہی منشاء ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ اگر مومن کے اعمال خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ کے مطابق ہوں گے۔ تو وہ ضرور صحیح نتیجہ پیدا کریں گے۔ جس طرح پانی پینے سے پیاس دُور ہوتی ہے۔ اور کھانا کھانے سے بھوک کا علاج ہو جاتا ہے۔ اور بھوکے کے چہرہ پر رونق کے آثار نظر آنے لگتے ہیں۔ اسی طرح وہ اعمال جو خدا نے ایک مومن کے لئے اس لئے ضروری قرار دئے ہیں کہ انہیں بجالاکر اپنی روحانی زندگی سرسبز و شاداب کرے۔ اگر صحیح معنوں میں بجالائے جائیں تو یقیناً ان کے اچھے اور صحیح نتائج پیدا ہوں گے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بہت سے لوگ اسلام کی طرف منسوب ہونا تو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اعمال کا کبھی محاسبہ نہیں کرتے۔ اور نہ کبھی نتائج کی طرف توجہ کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ بعض لوگوں کی عمریں گذر جاتی ہیں۔ کہ وہ اپنے خیال میں مذہبی فرائض ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا معاملہ منور روز اول کا مصداق ہوتا ہے مثال کے طور پر نماز کے فریضہ کو لے لیجئے۔ ایک مسلمان کے لئے علاوہ دیگر احکام کے اس فریضہ کی ادائیگی ضروری قرار دی گئی ہے۔ اور اس کا فائدہ یہ بتایا گیا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (عنکبوت) کہ نماز بیحیائی کے کاموں اور بری باتوں سے روک دیتی ہے۔ اب اگر نماز ان شرائط کے ساتھ ادا کی جائے۔ جو اسلام نے نماز کے لئے ضروری قرار دی ہیں۔ تو جو نماز کا نتیجہ بتایا گیا ہے۔ وہ ضرور نکلے گا۔ اور نمازی رذائل سے پاک ہوکر روحانی منازل طے کرنا شروع کر دے گا۔ اور جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے۔ الصلوٰۃ معراج المؤمن کہ نماز مومن کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ مومن نماز کو ادا کر کے خدا کے قرب کا مقام حاصل کرتا چلا جائے گا۔ لیکن وہ شخص کہ جو رسمی طور پر نماز پڑھ لیتا ہے۔ اور خیال کرتا ہے کہ اس نے خدا کے فریضہ کو ادا کر دیا ہے وہ ومایخدعون الا انفسھم کا مصداق ہوتا ہے۔ خدا اور اس کے رسول نے اس کی نماز سے کیا دھوکا کھانا ہے۔ وہ ایسی نماز پڑھ کر اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس جہاں میں بھی اس کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوگا۔ اور اگلے جہاں میں بھی وہ کسی ثواب کا مستحق نہ قرار پائے گا۔

وہ شخص جو مسجد میں نماز ادا کر کے جاتا ہے۔ اپنے ساتھیوں میں بیٹھ کر طرح طرح کی گپیں ہانکنا شروع کر دیتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ لوگوں کو برائی سے یاد کرتا ہے۔ عیب چینی اور لغویات میں اپنا وقت گزارتا ہے۔ غرض اپنے اقوال و افعال میں رذائل کو داخل کرتا ہے۔ تو ہم کیسے اسے سچا مومن قرار دے سکتے ہیں۔ کیونکہ گو اس نے نماز پڑھ کر اپنے آپ کو مومنوں میں شامل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن اس نے اپنے اعمال سے ثابت کر دیا۔ کہ اس کی نماز رسمی تھی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس کا کوئی صحیح نتیجہ پیدا نہ ہوا۔ کئی لوگ اس قسم کی نماز عمر بھر پڑھتے رہتے ہیں۔ اور کبھی خیال نہیں کرتے۔ کہ نماز نے ان کے اندر کیا نیک بات پیدا کی ہے۔ جو پہلے موجود نہ تھی۔ یہ دیکھنے کے لئے اعمال کے محاسبہ کی اشد ضرورت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انسان کو چاہئے کہ ہر روز اپنے سونے سے پیشتر اپنے اعمال کا محاسبہ کرے۔ کہ آج دن میں اس نے اپنی دنیا کے لئے کیا کیا۔ اور اپنی عقبیٰ کے لئے کیا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس نصیحت کے ماتحت ہر مسلمان بھائی اپنے اعمال کا محاسبہ شروع کر دے۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں اسے اپنے اندر ایک نمایاں انقلاب نظر آئے گا

خاکسار

قمر الدین مولوی فاضل قادیان

فرانس کے حصے بخرے کرنے کی سکیم

نیویارک ۱۸ ستمبر لزبن سے ایک باخبر امریکن مبصر کے بیان کے مطابق نازیوں نے ہسپانیہ کو جنوبی فرانس کے ایک ساحلی علاقہ کی پیش کش کی ہے۔ اس شرط پر کہ وہ غیر جانبداری ترک کر کے کھلم کھلا محوری حکومتوں کا طرفدار بن جائے۔ اس پیش کش کی تفصیلات جنرل فرانکو کو اپنی موجودہ پالیسی ترک کرنے پر آمادہ کرسکیں گی یا نہیں۔ اس کے متعلق خود میڈرڈ کے سرکاری حلقوں میں قطعی طور پر کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ ہسپانیہ کے سرکاری حلقوں سے ہی اس مبصّر کو فرانس کی مزید تقسیم کے بارے میں مزید تفصیل معلوم ہوئی ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ شمالی فرانس کا معتد بہ حصہ جرمنی میں شامل کر لیا جائے گا۔ برٹینی اور فلانڈرس کی دو علیحدہ علیحدہ نیم خود مختار حکومتیں بنائی جائیں گی۔ جو نازیوں کی سیادت میں ہوں گی۔ سوائے اور ریویدیا کے دونوں صوبے اٹلی کو دیئے جائیں گے۔ اور اگر سوئٹزر لینڈ نے جرمنی کو اپنی زرعی اور معدنی پیداوار دینا منظور کر لیا تو اس کے صلے میں مشرقی فرانس کا وہ علاقہ جو سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ملتا ہے۔ اسے دیا جائے گا۔ اور اگر ہسپانیہ نے غیر جانبداری ترک کر کے محوری حکومتوں کا ساتھ دینا منظور کر لیا۔ تو اسے بحیرہ روم یا بحر اوقیانوس کی جانب کا ساحلی علاقہ دیا جائے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کے طول و عرض میں سیرت النبیؐ کے شاندار جلسے

شہر سیالکوٹ

۱۵ ستمبر کو ۱/۲ ۵ بجے شام جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت جناب مسٹر بلجیت سنگھ صاحب بی۔اے۔ایل ایل۔بی ایڈووکیٹ سیالکوٹ منعقد ہوا۔ جس میں غیر احمدی احباب اور دیگر مذاہب کے پیرو بھی شامل ہوئے۔ خورشید احمد صاحب مجاہد۔ باوا تاراچند صاحب بیدی بی۔اے ایل ایل۔بی پلیڈر سیالکوٹ اور ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایک غیر احمدی دوست نے نہایت عالمانہ تقریریں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کے متعلق کیں۔ پھر مولوی جگندر پال محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے مختصر تقریر کی۔ جو بہت کامیاب رہی۔ صدر جلسہ جناب مسٹر بلجیت سنگھ صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے اسلام میں تین باتیں بہت پسند ہیں اول حقوق نسواں کو جس طرح اسلام نے تسلیم کیا ہے اور کسی مذہب نے نہیں کیا۔ اسلام نے عورت کی حیثیت تجارتی مال سے بڑھا کر اس کو انسانیت کے تخت پر بٹھا دیا ہے۔ دوئم سود بیتے کی ممانعت سے اسلام نے رشتہ اخوت کا بہترین اصول پیش کیا ہے۔ سوم شراب کی ممانعت اسلام کا ایک ایسا معجزہ ہے جس کا جواب موجودہ زمانے کی تہذیب بھی پیش نہیں کر سکتی۔ جہاں امریکہ جیسا ملک ناکام رہ گیا وہاں نبی امیؐ کے ایک حکم نے جاہل عربوں میں یہ روح پیدا کی کہ ایک منٹ میں طرب انگیز سیال کو گندے پانی کی طرح نالیوں میں بہا دیا گیا۔ ۱/۲ ۷ بجے شام جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔
خاکسار روشن الدین تنویر سکرٹری تبلیغ۔

نو بجے صبح لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی مسز ٹریسلر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے تشریف لانے والی بہنوں اور خصوصاً صاحب صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ فہمیدہ قمر الاسلام۔ امتہ السلام نے خاتم النبین نمبر الفضل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختلف مضامین پڑھ کر سنائے۔ مبارکہ بیگم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلاموں سے ہمدردی اور اعلےٰ سلوک پر موثر تقریر کی۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو بیان کئے۔ صدر صاحبہ نے جلسہ میں آنے والی بہنوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل درآمد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ خاکسارہ سکرٹری لجنہ اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ لاہور

خواتین احمدیہ لاہور کا سیرت النبیؐ پر سالانہ جلسہ زیر صدارت بیگم صاحبہ خانصاحب ظفر الحق صاحب ۱۵ ستمبر ۱۹۴۰ء اسلامیہ برکت علی ہال میں منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صدر صاحبہ کی افتتاحی تقریر کے بعد حمیدہ بیگم صاحبہ نے "جنگوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا کام کئے" پر۔ خورشید بیگم بنت میاں معراج دین صاحب مرحوم نے "رسولِ عربی کے عورتوں پر احسانات" پر۔ خاکسار امتہ اللہ بیگم نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ" پر۔ قاضی عبدالحمید صاحب کی لڑکی نے "جنگی قیدیوں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سلوک" بشیر بیگم صاحبہ نے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت" پر تقریریں کیں۔ صدارتی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر ختم ہوا۔
خاکسار امتہ اللہ بیگم پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ

جہلم

ساڑھے آٹھ بجے شام جوبلی گھاٹ پر زیر صدارت بابو محمد سعید صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم جلسہ سیرت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ اور ہندو سکھ مسلمان شامل جلسہ ہوئے۔ مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی مولوی فاضل نے اسلامی جنگوں کے وجوہ پر تقریر کی۔ ان کے بعد جناب بخشی بشن داس صاحب ایک ہندو دوست نے رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختصر سی تقریر کی۔ پھر چودھری سعد الدین صاحب ایم۔اے۔بی۔ٹی۔ اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز گوجرخان نے اسلام کے جبر سے پھیلائے جانے کے الزام کی تردید کی۔ اور جزیہ کے اعتراضات کا جواب دیا۔
خاکسار فتح دین سکرٹری تبلیغ

ملتان

زیر صدارت جناب قریشی عبدالمجید صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر پولیس سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں مختلف دوستوں نے حضورؐ کی سیرت کے جنگی پہلو پر روشنی ڈالی۔ پروفیسر عبدالقادر خانصاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کی تکالیف اور مصائب۔ مدینہ منورہ پر دشمنوں کی یورشوں اور آنحضرتؐ کا بامر مجبوری بحکم ایزدی ان سے مقابلہ کرنا۔ طریق مقابلہ اور بعد فتح ان سے حسن سلوک کو احسن صورت میں بیان فرماتے ہوئے موجودہ زمانہ کی مہذب کہلانے والی قوموں کی وحشیانہ جنگوں سے ان کا مقابلہ کیا۔
خاکسار غلام حسن خان ساٹر نائب سکرٹری تبلیغ

شاہدرہ

انجمن احمدیہ شاہدرہ کا جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت حکیم مختار احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں متعدد احباب نے تلاوت اور نظم کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مختلف مضامین پڑھ کر سنائے خاکسار الہ دین سکرٹری تبلیغ

ایم۔اے۔او کالج امرتسر

بی۔اے۔بی۔اے آنرز (تھرڈ ایر و فورتھ ایر) کی کلاسز کا داخلہ ۲۱ ستمبر سے شروع ہوگا۔ وظائف۔ معافی فیس اور دیگر رعائتوں کے لئے درخواستیں داخلہ کے پہلے ہفتہ پہنچ جانی چاہئیں۔
بورڈنگ کا انتظام خاطر خواہ ہے کالج کا دفتر جہاں سے پراسپیکٹس کی کاپی حاصل کی جا سکتی ہے۔ صبح ۹ بجے کھلتا ہے۔ داخل ہونے والے طلبہ متعلقہ سرٹیفکیٹ ہمراہ لائیں۔
ڈاکٹر تاثیر ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی (کیمبرج)

نارتھ ویسٹرن ریلوے
تعطیلات دسہرہ کیلئے رعایت

آئندہ تعطیلات دسہرہ کے لئے ۲۸ ستمبر سے ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے پر واپسی ٹکٹ جو ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء تک کارآمد ہو سکیں گے۔ مندرجہ ذیل شرح پر جاری کئے جائیں گے۔ بشرطیکہ یک طرفہ مسافت سو میل سے زیادہ ہو۔ یا ایک سو ایک میل کا رعائتی کرایہ ادا کر دیا جائے۔

اول اور دوم درجہ	۱/۳ ۱ کرایہ
درمیانہ اور سوئم درجہ	۱/۲ ۱ کرایہ

چیف کمرشل منیجر لاہور

نوٹس از محکمہ قضا سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

بنام مستری عبدالرشید صاحب برادر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم
(دعوےٰ بابت دلائے جانے ۳۳۵/۰ روپیہ قرضہ تجارتی)

محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان میں ایک دعوےٰ افسر صاحب پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بخلاف مستری عبدالرشید صاحب برادر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم دائر ہوا ہے۔ چونکہ مدعا علیہ مذکور عدم پتہ ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہٰذا ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس مقدمہ کی جوابدہی کے لئے محکمہ ہٰذا میں بتاریخ ۲۲ ۱۰/۴۰ کو بوقت دس بجے صبح حاضر ہوں۔ اگر خود حاضر ہونے سے قاصر ہوں تو اپنی جگہ کسی شخص کو بطور مختار کے پیش کریں۔ اور مقررہ تاریخ کو حاضر کروائیں۔ اگر اس تاریخ کو ان کی یا ان کے مقرر کردہ مختار کی حاضری نہ ہوئی تو زیر دفعہ ۸۰/۴ قواعد و ضوابط محکمہ ہٰذا ایک طرفہ کارروائی صادر ہوگی مختار کے پاس باقاعدہ مدعا علیہ کا تحریری مختار نامہ ہونا ضروری ہے۔ ۹/۴۰ ۱۹

ناظم محکمہ قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۹؍ ستمبر۔ گذشتہ شب رائل ایر فورس کے ہوائی جہازوں نے ساحل فرانس کے جرمن مورچوں پر سخت حملے کئے۔ اور آتش افروز بم پھینکے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ اور دشمن کا بہت نقصان ہوا۔

لاہور ۱۹؍ ستمبر۔ منٹگمری جیل میں ایک درجن سیاسی قیدیوں نے گذشتہ ۷۵ روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے ان میں سے کئی ایک کی حالت نازک ہے۔

لنڈن ۱۹؍ ستمبر معلوم ہوا ہے۔ کہ پانچ سرکردہ ممبران پارلیمنٹ کا ایک وفد اکتوبر میں ہندوستان آرہا ہے۔ جس کا مقصد کانگرس سے سمجھوتہ کرانا ہے۔

لنڈن ۱۹؍ ستمبر۔ آج شب کے جرمن ہوائی حملے بھی بہت شدید تھے نوے اشخاص ہلاک اور ساڑھے تین سو زخمی ہوئے۔ ہوم منسٹر کے دفتر پر بم گرے۔ مگر زیادہ نقصان نہیں ہوا رائل ملٹری ہسپتال پر بھی بم گرے کئی جگہ آگ لگ گئی۔ پرنسپل ہال پر بھی بم گرے۔ عجائب گھر کی ایک گیلری اڑ گئی۔ عراق کی برطانی فوج کا میجر جنرل اپنی بیوی سمیت ہلاک ہوگیا۔ ہزاروں باشندوں نے نالیوں میں رات گذاری۔ دشمن کے ۴۶ بمبار جہاز گرا دیئے گئے۔

آج ڈیوک آف کینٹ (ملک معظم کے بھائی) کار میں جنوب مغربی لنڈن کا دورہ کر رہے تھے۔ کہ ان کی کار سے اسی گز کے فاصلہ پر ایک دیر سے پھٹنے والا بم پھٹا۔ اور گرد و غبار و پتھر کار پر آ کر گرے۔ مگر آپ کو کوئی گزند نہ پہونچا۔

قاہرہ ۱۹؍ ستمبر۔ برطانیہ کے فوجی ہیڈ کوارٹر نے اعلان کیا ہے۔ کہ اطالوی فوجیں سیدی برانی کے ارد گرد مورچے بنا رہی ہیں۔ رائل ایر فورس نے ان پر خوب بمباری کی۔ دشمن کو اس لئے بڑھنے دیا گیا۔ کہ کھلے میدان میں مقابلہ پر آجائے۔ مصر میں برطانیہ کی دو لاکھ تیس ہزار فوج موجود ہے

پانسو ہوائی جہاز۔ ایک ہزار مسلح کاریں اور ٹینکوں۔ توپوں اور مشین گنوں کی بھاری مقدار ہے۔

لنڈن ۱۹؍ ستمبر شام کی فرانسیسی حکومت نے اٹلی کو اپنے ہوائی اڈوں کے استعمال کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

میڈرڈ ۱۹؍ ستمبر۔ سپین کے وزیر خارجہ کی برلن جانے کی خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر اسے اپنے ڈھب پر لانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور یہ چکمہ دے رہا ہے۔ کہ اگر سپین ڈکٹیٹروں کا ساتھ دے۔ تو جنگ کے بعد پرتگال اسے دے دیا جائیگا۔ دوسری طرف یہ بھی خبر ہے۔ کہ فرانکو گورنمنٹ برطانیہ سے تیل کی درآمد کا معاہدہ کر رہی ہے۔

شملہ ۱۹؍ ستمبر کالکا شملہ ایکسپریس کے پٹڑی سے اتر جانے کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ اور اب اس لائن پر آمدورفت شروع ہو چکی ہے۔

لنڈن ۲۰؍ ستمبر انگریزی ہوائی جہاز۔ جرمنی کی فوجی طاقت پر زبردست چوٹیں کر رہے ہیں۔ چنانچہ کل انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کی سڑکوں اور ریلوں پر شدید بمباری کی۔ جہاں جہاں فوجی سامان رکھا ہوا تھا۔ وہاں بھی ان ہوائی جہازوں کے دستوں نے بم برسائے۔

لنڈن ۲۰؍ ستمبر۔ روم کے سمندر میں انگریزی جہاز برابر حملے کر رہے ہیں چنانچہ آج دو اطالوی ڈبکنی کشتیوں پر بم برسائے گئے۔ اور دونوں غرق ہوگئیں۔

لنڈن ۲۰؍ ستمبر۔ کل تو برطانیہ پر جرمن ہوائی جہازوں نے کوئی حملہ نہیں کیا۔ لیکن آج سویرے جرمنی کے بمبار اور شکاری جہاز تین دستوں میں بٹ کر حملہ آور ہوئے۔ انگریزی توپوں نے فوراً گولے برسانے شروع کر دیئے۔ ابھی تک کسی جہاز کے لنڈن تک پہونچنے کی اطلاع نہیں ملی۔

لنڈن ۲۰؍ ستمبر ناروے کے نوسو والنٹیر ہواباز اگلے موسم بہار تک انگریزی فوجوں کی مدد کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ یہ ہواباز ٹرانٹو میں ٹریننگ حاصل کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۰؍ ستمبر لنڈن میں جن لوگوں کو نازی حملوں سے نقصان ہوا ہے ان کی امداد کے لئے ہندوستان سے لنڈن کے لارڈ میئر کو برابر چندہ بھیجا جا رہا ہے۔ بعض والیان ریاست نے کئی کئی ہزار پونڈ دیئے ہیں۔ انگریزی ہوائی جہازوں کی امداد۔ اور نئے ہوائی جہاز تیار کرنے کے لئے بھی ہندوستان سے چندہ اکٹھا کر کے لنڈن بھیجا جا رہا ہے۔ لکھنؤ کی جنگی کمیٹی نے ایک ہوائی جہاز دینے کا فیصلہ کیا ہے

دہلی ۲۰؍ ستمبر۔ نواب صاحب بھوپال نے جنگی اغراض کے لئے ایک ایمبولینس کار دی۔ اب اس کے مزید اخراجات کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا ہے

ہانگ کانگ ۲۰؍ ستمبر جاپانیوں نے فرانسیسی ہند چینی کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اس کی میعاد اتوار کی آدھی رات کو ختم ہوگی۔ مگر ابھی یہ خبر پختہ نہیں ہوئی۔ یہ بھی خبر ہے کہ ہالینڈ بھی فرانسیسی ہند چینی سے کچھ علاقے مانگتا ہے

واشنگٹن ۲۰؍ ستمبر امریکن اخبارات نے کہا ہے۔ کہ مشرقی افریقہ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے نمائندوں سے اس امر پر گفتگو ہو چکی ہے۔ کہ ضرورت پر امریکہ ان کے ہوائی اڈوں کو اپنے کام میں لا سکے گا۔

دہلی ۲۰؍ ستمبر گاندھی جی نے ایک بیان دیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ میں وائسرائے سے کیوں ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا۔ کہ میں اس لئے ان سے ملنے نہیں جا رہا۔ کہ انہیں اپنی بات ماننے پر مجبور کروں۔ بلکہ اس لئے جا رہا ہوں۔ کہ گورنمنٹ سے اس کی پالیسی کے متعلق یقینی معلومات حاصل کروں۔

لنڈن ۲۰؍ ستمبر۔ برطانوی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے کارخانوں۔ فوجی سامان رکھنے کی جگہوں۔ فرانس اور بلجیم کے کنارے پر جہاں فوجیں اور سامان جمع کیا جا رہا ہے۔ زبردست حملے کئے۔ ناطرفدار ممالک سے جو خبریں آئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ جرمنوں نے جو سامان جنگ سمندری کناروں پر جمع کر رکھا ہے۔ اس کے برباد ہونے کی وجہ سے کھاڑیاں اٹی پڑی ہیں۔ ہٹلر شمالی فرانس میں پہنچ گیا ہے۔ جرمنی پر انگریزی ہوائی جہاز جو حملے کر رہے ہیں ان سے لوگ گھبرا گئے ہیں۔ کیونکہ انہیں کبھی خیال تک نہ آیا تھا۔ کہ اس طرح خوفناک اور تباہ کن حملے ان پر کئے جائیں گے۔ ہوائی اڈوں۔ جرمنی کے بڑے بڑے شہروں۔ جہاز اور کشتیوں کے مقامات۔ نہروں اور دریاؤں کے پلوں پر پے در پے حملے کئے اور نقصان پہنچایا

لنڈن ۲۰؍ ستمبر۔ بتایا گیا ہے۔ کہ گورنمنٹ ایسا انتظام کر رہی ہے کہ مصر کو کوئلہ باقاعدہ پہنچتا رہے۔

دہلی ۲۰؍ ستمبر لڑائی کا سامان تیار کرنے کے لئے ہندوستان میں سرگرمی سے کام شروع ہونے والا ہے سر الیگزنڈر راجر اور ان کے ساتھی آج بمبئی پہنچ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ وہ دو حصوں میں منقسم ہو کر ہندوستان کے مختلف مقامات اور کارخانوں کا معائنہ کریں گے۔ اور ۲۵؍ اکتوبر تک نئی دہلی پہنچ جائیں گے۔ جبکہ ایمپائر ایسوسی ایشن کا جلسہ شروع ہوگا۔

قاہرہ ۲۰؍ ستمبر۔ آج مصری کیبنٹ کا جلسہ ہوا جس میں غالباً مصر پر اٹلی کے حملہ کے متعلق بحث کی گئی۔ کل بھی یہ جلسہ جاری رہے گا۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah